

شعبہ تعلیم: الجنة اماء اللہ برطانیہ

حصہ تعلیمی نصاب برائے مہینہ جنوری 2023

سبق کے مقاصد:

- * سورۃ النازعات۔ آیات 1 تا 47 کی تشریح اور اہم نکات سمجھنا۔
- * نماز کے متعلق کتاب اسلامی نماز سے اہم نکات کو سمجھنا۔
- * براہینِ احمدیہ کتاب سے اہم نکات کو سمجھنا۔

- سورۃ النازعات۔ آیات 1 تا 47 کے اہم نکات تعلیمی نصاب صفحہ 165 تا 185

آیات : 6-2 وَالنَّازِعَاتِ غَرْقًا وَالنَّاثِسَاتِ نَشْطًا سے طوائف الملائکہ یعنی فرشتوں کے بہت سے گروہ مراد ہیں۔ اور چونکہ نمازِ عات میں جمع کا الفاظ استعمال کیا گیا ہے اس لئے معنی یہ ہوں گے کہ فرشتوں کے گروہ در گروہ۔ نمازِ عات کے ایک معنی اکھیرتے والی جماعتوں کے ہیں۔ پس نمازِ عات کے معنی ہوں گے اپنی اپنی جگہ سے بعض چیزوں کو اکھیرتے والے فرشتوں کے متعدد گروہوں کو ہم بطور شہادت پیش کرتے ہیں۔

وَالنَّشِطَاتِ نَشْطًا قسم ہے ان طوائف الملائکہ کی جو گروہیں باندھتے ہیں یعنی وہ ہاں سے ان آرواح کو کاٹ کر محمد رسول اللہ ﷺ کے دامن سے باندھنا شروع کر دیں گے۔ پھر فرمایا و السَّابِحَاتِ سَبَحًا اور قسم ہے ان ملائکہ کے گروہوں کی جو تیرتے ہیں اور تیرتے تیرتے دور نکل جاتے ہیں اس میں یہ بتایا گیا ہے کہ اسلام کی ترقی کے لئے ملائکہ صرف مکہ میں کوشش نہ کریں گے بلکہ جو مستعد روحیں مکہ میں ہوں گی اس کو اسلام کی طرف لا کروہ دوسرے علاقوں میں نکل جائیں گے اور وہاں جو مستعد آرواح ہوں گی انہیں اسلام کی طرف لائیں گے۔

آیت : 17 اس سے مراد ہے کہ ایک دن آئے گا جب مسلمان قوم جنگ کے لئے تیار ہو جائے گی۔ تم آج ان مسلمانوں پر پے در پے ظلم کر رہے ہو اور وہ تمہارے مقابلہ میں بالکل خاموش ہیں۔ تم خیال کرتے ہو کہ ان مسلمانوں میں شاید مظالم برداشت کرتے کرتے مقابلہ کی حس ہی باقی نہیں رہی، ان کے دل مردہ ہو چکے ہیں لیکن تمہارا یہ خیال بالکل غلط ہے مسلمانوں کے دل مردہ نہیں ہوئے بلکہ وہ زندہ ہیں۔ ان کے دل ان تکالیف کو دیکھ دیکھ کر جو تمہارا یہ خیال کو پہنچا رہے ہو توڑپ رہے ہیں۔ صرف ہم نے روکا ہوا ہے جس کی وجہ سے وہ تمہیں ان مظالم کا مزہ نہیں چکھا سکتے اور پیچ و تاب کھا کر رہ جاتے ہیں۔

آیت : 18 اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ نہیں ہوگا کہ مسلمان پھر اپنے ہاتھ سے توار چھوڑ دیں بلکہ ایک دفعہ توار اٹھے گی تو پھر پے در پے جنگیں ہوتی ہی چلی جائیں گی۔ یہ نہیں ہوگا کہ مسلمان ڈر جائیں یا ایک حملہ کے بعد دوسرا حملہ نہ کریں بلکہ متواتر اور مسلسل جنگیں ہوں گی

اور وہ اس وقت تک تلوار ہاتھ سے نہ رکھیں گے جب تک فتح نہ پائیں۔

آیت: 15 ان الفاظ میں اللہ تعالیٰ نے بدر کی جنگ کا نقشہ کھینچ دیا ہے۔ بدر کی جنگ میں نہ مسلمان لڑنے کی نیت نے نکلے تھے اور نہ کفار لڑنے کی نیت سے نکلے تھے۔ مسلمان مدینہ سے صرف اس لئے نکلے تھے کہ انہیں معلوم ہوا کہ شام سے کفار کا ایک کافلہ آرہا ہے۔۔۔ یہ اللہ تعالیٰ کا ہی فیصلہ تھا جس نے دونوں کو لڑائی کے لئے جمع کر دیا۔

آیت: 21 یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی وہ کون سی آیت ہے جسے اللہ تعالیٰ نے آیتِ کبریٰ قرار دیا ہے۔ نشانات تو بہت سے دکھائے گئے تھے۔۔۔ پس سوال یہ ہے کہ جب فرعون کو بہت سے نشانات دکھائے گئے تو پھر آیتِ کبریٰ سے کون سانشان مراد ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ جیسا کہ سورۃ طلاق سے ہی ظاہر ہے پہلے دن حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عصا کا معجزہ دکھایا تھا۔ یہاں بھی چونکہ فرعون سے پہلی ملاقات کا ہی ذکر ہے اس لئے آیتِ کبریٰ سے مراد عصا وال معجزہ ہے۔

آیت: 28 یہاں سماء سے مراد نظامِ سماوی ہے۔ خالی وہ سماء مراد نہیں جو زمین کے مقابلہ میں ہوتا ہے بلکہ وہ سماء مراد ہے جس میں زمین بھی شامل ہے۔ جہاں تک خالی پیدائش کا سوال ہے، پیدائش عالم زیادہ اہم ہے اور پیدائش انسان اُس کے مقابلہ میں بہت حقیر چیز ہے۔۔۔ اس لئے اللہ تعالیٰ پیدائش عالم کو پیش کر کے بتاتا ہے کہ جس نے اتنا بڑا کارخانہ بنالیا و تم کو کیوں نہیں بناسکتا۔ یہ دلیل پیش کر کے اللہ تعالیٰ نے ضمنی طور پر دو اہم مسائل کا بھی فیصلہ کر دیا ہے۔ ایک حیات بعد الممات کا اور دوسرے اسی عالم میں اُس احیاء روحانی کا جوانبیاء کے ذریعہ ہوتا ہے۔

آیت: 30 خدا نے اُس کی رات کو تاریک بنایا اور اُس کے دن کو نکالا ایسا اُس کی دھوپ یادو پھر کو ظاہر کیا۔ یہ مراد نہیں کہ ایک چیز کو اُس نے دوسری شکل دے دی بلکہ مطلب یہ ہے کہ اُس کی رات اندھیری ہے اور اُس کا دن روشن ہے۔۔۔ زمین پر رات سورج کے سامنے نہ ہونے کی وجہ سے آتی ہے آسمان پر اُس کا کوئی اثر نہیں پڑتا اس لئے وہ رات ہماری رات ہوتی ہے، آسمان کی رات نہیں ہوتی۔

آیت: 35 اس طامہ کبریٰ سے مراد فتح مگد ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب وہ طامہ کبریٰ آئے گی تو اُس دن تمہیں اپنے اعمال کی حقیقت خوب اچھی طرح معلوم ہو جائے گی۔ اس سے صاف پتا لگتا ہے کہ یہاں دنیا کے عذاب کا ہی ذکر ہو رہا ہے اگلے جہان کی قیامت اس سے مراد نہیں۔

آیت: 41 اس کے دو معنی ہیں، یہ بھی معنی ہیں کہ وہ اپنے رب کی شان اور رتبہ سے ڈرتا ہے اور یہ معنی بھی ہیں کہ وہ اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرتا ہے۔ گویا کہ وہ اُس کی شان اور عظمت کا خوف رکھتا ہے۔

آیات: 46 & 47 فرماتا ہے ٹو تو صرف ایک منذر ہے اُس شخص کے لئے جو آنے والے عذاب سے ڈرتا ہے ہاں صرف ایک بات بتا دیتے ہیں اور وہ یہ کہ جب عذاب آئے گا تو وہ اتنے شدید عذاب کا دن ہو گا کہ انہیں اپنی ساری گز شستہ ترقی یوں معلوم ہو گی جیسے صرف چند گھنٹے رہی۔ یہ عذاب کی شدت کی طرف اشارہ ہے کیونکہ جب انسان کو کوئی شدید تکلیف پہنچتے تو اسے اپنے آرام و راحت کی گھر یاں

بالکل چھوٹی معلوم ہوتی ہیں اور انسان یوں سمجھتا ہے کہ وہ ہمیشہ دُکھ میں ہی مبتلا چلا آرہا ہے، آرام اُسے کبھی نصیب نہیں ہوا۔

براہین احمدیہ - حصہ اول صفحہ 1 تا 12

براہین احمدیہ حضرت مسیح عود علیہ السلام کی عظیم الشان کتاب ہے جس کا حصہ اول ۹۷ء میں لکھا گیا اور ۱۸۸۵ء میں پہلی بار سفیر ہند پریس امرتسر پنجاب میں شائع ہوا۔

اپنے ذہن میں رکھیں کہ اس بے نظیر کتاب کو سمجھنے کے لئے اس کا ہر ایک لفظ شروع سے آخر تک قابل غور ہے۔ کیونکہ ہر لفظ فراست سے بھرا ہوا ہے اور کتاب کے مضمون سے اس کا گہر اعلقہ ہے۔

کتاب کا پہلا صفحہ اپنے اندر کچھ پیغامات لئے ہوئے ہے۔ جن کو سمجھنے کے لئے توجہ سے پڑھنا ضروری ہے۔

حضرت مسیح عود نہایت عاجزی سے تحریر فرماتے ہیں کہ محض اللہ کے فضل عظیم اور حم کے ساتھ جو تمام جہانوں اور پوری کائنات کا ہادی اور بھٹکے ہوؤں کا راہنماء ہے، آپ نے اس ناقابل تردید کتاب کا نام براہین احمدیہ رکھا۔

آپ نے واضح طور پر بیان فرمایا کہ یہ کتاب حقیقت قرآن مجید اور نبوت محمد ﷺ کے برائین و دلائل اپنے اندر رکھتی ہے۔ سرور ق کے بالکل اوپر سورۃ بنی اسرائیل کی آیت ۸۲ لکھی گئی ہے۔ پھر حضرت مسیح عود علیہ السلام اپنے الفاظ میں فرماتے ہیں۔

”کیا خوب ہے یہ کتاب سجان اللہ اک دم میں کرے ہے دین حق سے آگاہ ازبس کہ یہ مغفرت کی بتالاتی ہے راہ تاریخ بھی ۱۲۹۷ء یا غفور نکلی واہ واہ“

نیچے کچھ نکات درج ہیں جو کتاب سے لئے گئے ہیں لیکن انکو مکمل طور پر سمجھنے کے لئے اور مضمون کو گہرائی میں جانے کے لئے ضروری ہے کہ کتاب سے اصل تحریر پڑھنے کی کوشش کی جائے۔

حضرت مسیح موعودؑ کتاب کا آغاز اور اس کی قیمت کے تفصیلات بیان کرتے ہوئے اور اشاعت میں تاخیر پر معذرت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

۱۔ بعالی خدمت تمام معزز اور بزرگ خریدار ان کتاب برائین احمدیہ کے گزارش کی جاتی ہے کہ کتاب ہذا بڑی مبسوط کتاب ہے یہاں تک کہ جس کی ضخامت سو جزو سے کچھ زیادہ ہو گی اور تا اختتام طبع وقتاً فوقتاً حواشی لکھنے سے اور بھی بڑھ جائے گی اور ایسی عمدگی کا غذہ اور پاکیزگی خط اور دیگر لوازم حسن اور لطافت اور موزونیت سے چھپ رہی ہے

۲۔ یہ امید کی گئی تھی کہ امراء اسلام جو ذی ہمت اور اولی العزم ہیں ایسی ضروری کتاب کی اعانت میں دلی ارادات سے مدد کریں گے تب جبراں نقصان کا ہو جائے گا۔ پر اتفاق ہے کہ اب تک وہ امید پوری نہیں ہوئی بلکہ بجز عالی جناب حضرت خلیفہ سید محمد حسن خان صاحب بہادر وزیر اعظم و دستور معظم ریاست پیالہ پنجاب کہ جنہوں نے مسکین طالب علموں کو تقسیم کرنے کیلئے پچاس جلدیں اس کتاب کی خرید میں اور جو قیمت بذریعہ اشتہار شائع ہو چکی تھی وہ سب بھیج دی اور نیز فراہمی خریداروں میں بڑی مدد فرمائی

۳۔ اب حال یہ ہے کہ اگرچہ ہم نے بوجب اشتہار مشتملہ سوم دسمبر ۹۷ء بجائے پانچ روپیہ کے دس روپیہ قیمت کتاب کی مقرر کردی مگر

تب بھی وہ قیمت اصل قیمت سے ڈیڑھ حصہ کم ہے۔ علاوہ اس کے اس قیمت ثانی سے وہ سب صاحب مستثنی ہیں جو اس اشتہار سے پہلے قیمت ادا کر چکے ہنذ اب ریعہ اس اعلان کے خدمت ان عالی مراتب خریداروں کے کہ جن کے نام نامی حاشیہ میں بڑے فخر سے درج ہیں اور دیگر ذی ہمت امراء کے جو حمایت دین اسلام میں مصروف ہو رہے ہیں عرض کی جاتی ہے۔ کہ وہ ایسے کارثواب میں کہ جس سے اعلانے کلمہ اسلام ہوتا ہے اور جس کا نفع صرف اپنے ہی نفس میں محدود نہیں بلکہ ہزار ہابندگان خدا کو ہمیشہ پہنچتا رہے گا۔

۲۔ بموجب فرمودہ آنحضرت ﷺ کے اس سے کوئی اور بڑا عمل صالح نہیں کہ انسان اپنی طاقتوں کو ان کاموں میں خرچ کرے کہ جن سے عباداً ہی کو سعادت اخروی حاصل ہو۔

۳۔ امید تو ہے کہ خدا ہمارے اس کام کو جواہد ضروری ہے ضائع ہونے نہیں دے گا۔ اور جیسا کہ اس دین کے ہمیشہ بطور معجزہ کے کام ہوتے رہے ہیں۔ ایسا ہی کوئی غیب سے مرد کھڑا ہو جائے گا ”ہم اللہ پر توکل کرتے ہیں۔ وہ بہترین دوست اور بہترین مددگار ہے“ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پہلے حصہ کی اشاعت کی تاخیر کے لئے معذرت کرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ کوں سے درخواست کرتے ہیں اور فرماتے ہیں:

۱۔ اُس خداوند عالم کا کیا شکر ادا کیا جائے کہ جس نے اول مجھنا چیز کو محض اپنے فضل اور کرم اور عنایت غیبی سے اس کتاب کی تالیف اور تصنیف کی توفیق بخشی اور پھر اس تصنیف کے شائع کرنے اور پھیلانے اور پھیپوانے کے لئے اسلام کے عوائد اور بزرگوں اور اکابر اور امیروں اور دیگر بھائیوں اور موننوں اور مسلمانوں کو شائق اور راغب اور متوجہ کر دیا۔ پس اس جگہ ان تمام حضرات معاونین کا شکر کرنا بھی واجبات سے ہے کہ جن کی کریمانہ توجہات سے میرے مقاصد دینی ضائع ہونے سے سلامت رہے اور میری محنتیں بر باد جانے سے بچ رہیں۔

۲۔ میں نے اسی تقریر کے ذیل میں اسماء مبارک ان تمام مردانِ اہل ہمت اور اولی العزم کے جنہوں نے خریداری اور اعانت طبع اس کتاب میں کچھ کچھ عنایت فرمایا میں اسے اعلیٰ ہمیشہ اس کے زیر تحریر کئے ہیں۔

۳۔ اور اس جگہ بطور تذکرہ خاص کے اس بات کا ظاہر کرنا بھی ضروری ہے کہ اس کا رخیر میں آج تک سب سے زیادہ حضرت خلیفہ سید محمد حسن خان صاحب بہادر وزیر اعظم و دستور عظم ریاست پنجاب سے اعانت ظہور میں آئی یعنی حضرت مదوح نے اپنی عالی ہمتی اور کمال ہمت دینی سے مبلغ دوسو پچاس روپیہ اپنی جیب خاص سے پچھتر روپیہ اپنے اور دوستوں سے فراہم کر کے تین سو پچیس روپیہ بوجہ خریداری کتابوں کے عطا فرمایا عالی جناب سیدنا وزیر صاحب مదوح الاوصاف نے اپنے والانامہ میں یہ بھی وعدہ فرمایا ہے کہ تا اختتام کتاب فراہمی چندہ اور بھمرسانی خریداروں میں اور بھی سعی فرماتے رہیں گے اور نیزاں اسی طرح حضرت فخر الدولہ نواب مزاحم علاؤ الدین احمد خان بہادر فرمانروائے ریاست لوہاروں نے مبلغ چالیس روپیہ کہ جن میں سے بیس روپیہ محض بطور اعانت کتاب کے بیس مرحمت فرمائے و رآئندہ اس بارہ میں مدد کرنے کا اور بھی وعدہ فرمایا اور علی ہذا القیاس تو جه خاص جناب نواب شاہ جہان بیگم صاحبہ کروں آف انڈیا نیس دل اور اعظم طبقہ اعلانے ستارہ ہندور نیسے بھوپال دام اقبالہ کی بھی قابل بے انتہا شکر گزاری کے ہے کہ جنہوں نے عادات فاضلہ ہمدردی مخلوق اللہ کے

تقاضا سے خریداری کتب کا وعدہ فرمایا اور مجھ کو بہت توقع ہے کہ حضرت مفتخر الیحہ تائید اس کام بزرگ میں کہ جس میں صداقت اور شان و شوکت حضرت خاتم الانبیاء ﷺ کی ظاہر ہوتی ہے اور دلائل حقیقت اسلام کی مثل روز روشن کے جلوہ گر ہوتی ہیں اور بندگان الٰہی کو غایت درجہ کا فائدہ پہنچتا ہے کامل توجہ فرماویں گی۔

۳۔ اب میں اس جگہ بخدمت عالی دیگر امر نہیں اور اکابر کے بھی کہ جن کو اب تک اس کتاب سے کچھ اطلاع نہیں اس قدر گزارش کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ وہ بھی اگر اشاعت اس کتاب کی غرض سے کچھ مدد فرماویں گے تو ان کی ادنیٰ توجہ سے پہلینا اور شائع ہونا اس کتاب کا جو دلی مقصداً اور قلبی تمثیل ہے نہایت آسانی سے ظہور میں آجائے گا۔

۴۔ اے بزرگان و چراغانِ اسلام! آپ سب صاحب خوب جانتے ہوں گے کہ آج کل اشاعت دلائل حقیقت اسلام کی نہایت ضرورت ہے اور تعلیم دینا اور سکھلانا برا بین ثبوت اس دین متین کا اپنی اولاد اور عزیزوں کو ایسا فرض اور واجب ہو گیا ہے اور ایسا واضح الوجوب ہے کہ جس میں کسی قدر ایما کی بھی حاجت نہیں جس قدر ان دنوں میں لوگوں کے عقائد میں برہمی درہمی ہو رہی ہے اور خیالات اکثر طبائع کے حالت خرابی اور ابتری میں پڑے ہوئے ہیں کسی پر پوشیدہ نہ ہو گا۔

۵۔ ہر زمانہ کے باطل اعتقادات اور فاسد خیالات الگ رنگوں اور وضعوں میں ظہور پکڑتے ہیں اور خدا نے ان کے ابطال اور ازالہ کے لئے یہی علاج رکھا ہوا ہے جو اسی زمانہ میں ایسی تالیفات مہیا کر دیتا ہے جو اس کی پاک کلام سے روشنی پکڑ کر پوری پوری قوت سے ان خیالات کی مدافعت کے لئے کھڑی ہو جاتی ہیں اور معاندین کو اپنی لا جواب برا بین سے ساکت اور ملزم کرتی ہیں پس ایسے انتظام سے پودہ اسلام کا ہمیشہ سر سبز اور تروتازہ اور شاداب رہتا ہے۔

۶۔ اے معزز بزرگان اسلام!! مجھے اس بات پر یقین کلی ہے کہ آپ سب صاحبان پہلے سے اپنے ذاتی تجربہ اور عام واقفیت سے ان خرا بیوں موجودہ زمانہ پر کہ جن کا بیان کرنا ایک در دلگیری قصہ ہے بخوبی اطلاع رکھتے ہوں گے اور جو جو فساد طبائع میں واقعہ ہو رہے ہیں پس اور جس طرح پرلوگ بیاعث اغوا اور اضلال و سوسہ اندازوں کے بگڑتے جاتے ہیں آپ پر پوشیدہ نہ ہو گا پس یہ سارے نتیجے اسی بات کے پیس کہ اکثر لوگ دلائل حقیقت اسلام سے بے خبر ہیں اور اگر کچھ پڑھ لکھے بھی ہیں تو ایسے مکاتب اور مدارس میں کہ جہاں علوم دینیہ بالکل سکھائے نہیں جاتے اور سارا عمدہ زمانہ ان کے فہم اور ادراک اور تفکر اور تندبر کا اور اور علوم اور فنون میں کھویا جاتا ہے اور کوچہ دین سے محض نا آشنا رہتے ہیں پس اگر ان کو دلائل حقیقت اسلام سے جلد تر باخبر نہ کیا جائے تو آخر کار ایسے لوگ یا تو محض دنیا کے کیڑے ہو جاتے ہیں کہ جن کو دین کی کچھ بھی پرواہ نہیں رہتی اور یا الحاد اور تداد کا لباس پہن لیتے ہیں۔

۷۔ شاید بعض صاحبوں کے دل میں اس کتاب کی نسبت یہ وسوسہ گذرے کہ جواب تک کتاب میں مناظرات مذہبی میں تصنیف ہو چکی ہیں کیا وہ الزام اور انعام مخالفین کے لئے کافی نہیں ہیں کہ اس کی حاجت ہے لہذا میں اس بات کو بخوبی منقوش خاطر کر دینا چاہتا ہوں جو اس کتاب اور ان کتابوں کے فوائد میں بڑا ہی فرق ہے

۸۔ یہ کتاب تمام فرقوں کے مقابلہ پر حقیقت اسلام اور سچائی عقائد اسلام کی ثابت کرتی ہے اور عام تحقیقات سے حقانیت فرقان مجید کی بپایہ

- ثبت پہنچاتی ہے اور ظاہر ہے کہ جو حقائق اور دقائق عام تحقیقات میں کھلتے ہیں خاص مباحثات میں اکشاف ان کا ہرگز ممکن نہیں
- ۱۰۔ ایسی کتاب کی اشد ضرورت تھی کہ جوہر ایک فرقہ کے مقابلہ پر سچائی اور حقیقتِ اسلام کی دلائل عقلیہ سے ثابت کرے کہ جن کے ماننے سے کسی انسان کو چارہ نہیں۔ سوالحمد للہ کہ ان تمام مقاصد کے پورا کرنے کے لئے یہ کتاب طیار ہوئی۔
- ۱۱۔ دوسری اس کتاب میں یہ بھی خوبی ہے جو اس معاندین کے بیجا عذر ارتفع کرنے کے لئے اور اپنی جگہ ان پر پوری کرنے کے لئے خوب بندوبست کیا گیا ہے یعنی ایک اشتہار تعدادی دس ہزار روپیہ کا اسی غرض سے اس میں داخل کیا گیا ہے کہ تامنکرین کو کوئی عذر اور حیلہ باقی نہ رہے۔
- ۱۲۔ غرض یہ کتاب نہایت ہی ضروری اور حق کے طالبوں کے لئے نہایت ہی مبارک ہے کہ جس سے حقیقتِ اسلام کی مثل آفتاب کے واضح اور نمایاں اور روشن ہوتی ہے اور شان و شوکت اُس مقدس کتاب کی کھلتی ہے کہ جس کے ساتھ عزّت اور عظمت اور صداقتِ اسلام کی وابستہ ہے۔
- ۱۳۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کے بعد ان معاونین کی فہرست پیش کرتے ہیں جنہوں نے ہمدردی دینی سے اشاعت کتاب برائیں احمد یہ میں اعانت کی اور خریداری کتابوں سے ممنون اور مشکور فرمایا۔